بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۴ | ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۴ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۷ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ ہجرت۔ آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو عصر کے وقت کسی قدر سر درد کی شکایت ہوگئی تھی۔ مگر عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ۔ حضور نے آج بارہ اصحاب کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں چار غیر احمدی بھی تھے۔ بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور قرآن کریم کی خوبیاں بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج قدرے مضمحل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو زخموں کی جو تکلیف ہوگئی تھی۔ اس میں ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بسلسلہ تبلیغ شادیوال ضلع گجرات اور نظارت

مخلصین جماعت سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مطالبہ

کیا آپ اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت پیش کر چکے ہیں؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ اپریل کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"ہماری جماعت کا ایک حصہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر ان کا بیٹا چمکتا ہوا روپیہ کما کر لاتا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں دین کی تبلیغ اور اسلام کے بچاؤ کا کام کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ ہم اپنے بیٹے کو ایسے لغو کام پر کس طرح لگا سکتے ہیں کہ وہ ساری عمر لوگوں کو قرآن پڑھاتا۔ اور بھولے بھٹکوں کو دین کی طرف بلاتا رہے ہم اسے کسی ایسے کام پر کیوں نہ لگائیں جس سے وہ چمکتا ہوا روپیہ ہمارے پاس لائے۔"

پھر فرمایا:۔

"یاد رکھو اگر تم خدا تعالےٰ کے سامنے مونہہ دکھانے کے قابل بن کر جانا چاہتے ہو۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر کولتار مل دیا جائے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں ذلت اور نامرادی کا مونہہ دیکھنا پڑے۔ اور اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں قیامت کے دن تمام اگلی اور پچھلی نسلوں میں شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑے۔ تو تمہیں اپنی ذمہ واریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے۔ اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہیئے۔ یہ مت خیال کرو کہ میں یا کوئی اور عقلمند یہ سمجھ لے گا کہ تم جو اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش نہیں کرتے۔ اگر کسی وقت جہاد کا زمانہ آگیا۔ تو تم اپنے بچوں کو فوراً اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں دینے کے لئے پیش کر دو گے ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ یقیناً اس وقت بھگوڑوں میں سے ہونگے۔ اور سب سے پہلے میدان جہاد سے پیٹھ موڑ کر بھاگ جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کر سکتا۔ وہ کبھی بڑی قربانی نہیں کر سکتا۔ آخر مبلغ مارا نہیں جاتا۔ اسے ایسی تکلیفیں نہیں پہنچتیں جیسے جہاد میں پہنچتی ہیں۔ پھر جو لوگ ان تکالیف کو برداشت نہیں کر سکتے جو لوگ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ سو کی بجائے چالیس میں ان کے بیٹے گزارہ کریں۔ جو لوگ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اپنے بیٹوں کو تجارت کی بجائے تبلیغ پر لگائیں۔ ان سے یہ کیونکر امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو آگ میں جھونکنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ہرگز نہیں جو شخص تیاری کیا کرتا ہے وہی موقعہ پر کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو شخص فصل بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ جو بوتا نہیں کاٹتا بھی نہیں۔ پس اب وقت ہے کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اب وقت ہے کہ تم دنیاداری کی روح کو بالکل کچل دو۔ ورنہ تمہارا وہ دعوےٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ ایک جھوٹ ہے وہ ایک لاف ہے وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے۔ اور وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکتے ہوں کہ اگر تم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے۔ تو تمہیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو مبلغ بن سکتے ہیں عیسائیوں کے بیٹے اسلام کے مبلغ نہیں بن سکتے ہندوؤں کے بیٹے اسلام کے مبلغ نہیں بن سکتے۔ سکھوں کے بیٹے اسلام کے مبلغ نہیں بن سکتے۔ اور اگر تمہارے بیٹے بھی دنیوی کاموں کے لئے وقف رہیں گے تو پھر اسلام کا خانہ بالکل خالی ہے۔ پھر ہم سے مبلغ بھی مت مانگو بلکہ کہو کہ دین کا دروازہ ہم نے اپنے اوپر بند کر لیا ہے"۔

جماعت کو خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ہماری جماعت کے افراد دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ دین کے حامل نہیں ہوں گے۔ تو خدا تعالےٰ احمدیوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کریگا۔ جو ایک بادشاہ اپنے باغیوں کے ساتھ کیا کرتا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کے بعد بھی اگر کوئی احمدی دنیا کمانے کو خدمت دین پر ترجیح دیتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کر کے اپنے ایمان اپنے اخلاص اور اپنے عہد بیعت میں سچا ہونے کا ثبوت پیش نہیں کرتا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"جب کوئی قوم دنیا کی طرف جاتی ہے۔ تو اگر اس کے اندر دین کی بنیاد ہوتی ہے تو خدا تعالےٰ اس سے دنیا بھی چھین لیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک قوم جسے دین کی خدمت کے لئے مقرر کیا گیا ہو اور وہ اپنے فرائض میں سستی کرے۔ اور دین کی بجائے دنیا کی طرف مائل ہو جائے تو پھر خدا تعالےٰ اس کے پاس دنیا بھی رہنے دے"۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان

ورثہ کے مسئلہ کے متعلق نوجوانوں کو تحقیق کرنے کا ارشاد

۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۴۶ء

آج باوجود اس کے کہ حضور کی طبیعت علیل تھی اور ٹائیفائڈ کا ٹیکہ کرنے کی وجہ سے حرارت تھی۔ حسب معمول بعد نماز مغرب عشا تک مجلس میں رونق افروز رہے اور اہم امور کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا ہر زمانہ میں کچھ فقہی مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کی طرف لوگوں کی توجہ خاص طور پر ہو جاتی ہے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ سو سال بعد تک سود کے متعلق کسی کو خیال بھی نہیں تھا مگر اس کے بعد یہ نہایت اہم مسئلہ بنتا چلا گیا۔ کیونکہ دنیا کا سارا کاروبار سود پر چل رہا ہے اور بعض حالتوں میں سود مجبوراً دینا یا لینا پڑتا ہے

حضور نے فرمایا دنیا میں تمدن کے تغیر سے مختلف زمانوں میں مختلف مسائل کی طرف لوگوں کی توجہ پھرتی رہتی ہے۔ ایسے ہی مسائل میں سے ایک مسئلہ جو بار بار سامنے آتا رہتا ہے وہ ورثہ کا مسئلہ ہے۔ عام طور پر لوگوں کی طبائع میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اُس بیٹے یا بیٹی کی اولاد کو جو باپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے ورثہ سے محروم کر دینا یعنی دادا یا نانا کی جائیداد سے اس کے مرحوم بیٹے یا بیٹی کی اولاد کو محروم کر دینا طبائع پر ناگوار گزرتا ہے۔ اور زیادہ تر خیال اسی طرف جاتا ہے کہ یہ اولاد زیادہ امداد کی مستحق ہے جبکہ وہ ماں یا باپ کی امداد سے محروم ہو گئی۔ مگر بجائے اس کے کہ اس کی زیادہ دلجوئی کی جاتی ورثہ سے بالکل محروم کر دیا گیا۔ بعض لوگ تو بڑے جوش کے ساتھ جس میں دکھ اور تکلیف پائی جاتی ہے لکھتے ہیں کہ ہماری فطرت نہیں مانتی کہ اسلام نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے میں ان نوجوانوں سے کہتا ہوں جو فقہ پڑھ رہے ہیں کہ وہ اسلامی کتب پر اپنے طور پر نظر ڈال کر ضروری مواد جمع کریں اور اسے میرے سامنے پیش کریں پھر میں کوئی فیصلہ کر سکوں گا۔ فطرتاً مجھ پر بھی یہ اثر ہوتا ہے کہ یتیم پوتے اور نواسے کا بھی حق ہونا چاہیئے لیکن چونکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر ابتدائے اسلام سے عمل ہوتا چلا آیا ہے اس لئے چاہے غلطی ہو اس میں یونہی تغیر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح اسلامی مسائل کو بدلنے کا رستہ کھل جاتا ہے۔

حضور نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے پھر فرمایا۔ وہ اس بارے میں بے شک اپنی رائے بھی دیں یہ منع نہیں لیکن مواد جمع کر کے میرے سامنے رکھ دیں تب میں فیصلہ کر سکوں گا۔ اسی سلسلے میں حضور نے فرمایا ورثہ کے متعلق اور بھی سوالات ہیں جن کو حل کرنا چاہیئے۔ وہ لوگ جو قرآن کریم میں نسخ کے قائل ہیں ان کے نزدیک یہ آیت بھی منسوخ ہے جس میں ورثہ کا ذکر ہے یعنی کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین۔ مگر ہم نسخ کے قائل نہیں ہیں پس یہ مسئلہ بھی اس زمانہ کے خاص مسائل میں سے ہے۔ اس پر سیر کن بحث کی جائے۔ تمام حوالے نکال لئے جائیں۔ اور سب کو مدنظر رکھ کر مضمون لکھا جائے۔ اس بارے میں حدیث اور تاریخ کی رو سے تحقیق کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جہاں تک قرآن کریم کا سوال ہے۔ اس مسئلہ کی وجہ سے قرآن کریم پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔

اس کے بعد حضور نے مذکورہ بالا آیت کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اگرچہ ہم نے ورثا کے حصص قرآن میں مقرر کر دیئے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ مرنے والا جو مال کثیر رکھتا ہو۔ مرتے وقت کہہ دے کہ میرا مال شریعت کے مقرر کردہ حصص کی رو سے ورثا میں تقسیم ہو۔ یہ کہنے کی ضرورت اس لئے تھی۔ کہ کئی ایسے ممالک میں مسلمان بسنے والے تھے جہاں ترکہ کی تقسیم شرعی طور پر ضروری نہ سمجھی جاتی جیسا کہ ہندوستان ہی ہے۔ مسلمان کہلانے والے کہہ دیتے ہیں کہ ہم ورثہ کی تقسیم رواج کے مطابق کریں گے۔ شریعت کے طریق پر نہیں۔ اور اسلامی ممالک میں رہنے والوں کے لئے یہ اس لئے ضروری ہے کہ تا کوئی رشتہ دار یہ نہ کہہ سکے کہ متوفی اپنی جائیداد کا اتنا حصہ مجھے دے گیا ہے۔ کیونکہ جب وہ یہ کہہ جائے گا کہ میرا ورثہ شرعی تقسیم کے مطابق دیا جائے تو ہر ایک کو مقررہ حصہ ملے گا۔

پس اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ مال کثیر میرے پاس ہے۔ اور پھر وہ اس پر عمل نہیں کرتا تو گنہگار ہو گا۔ لیکن اگر کوئی سمجھتا ہے کہ مال کثیر میرے پاس نہیں ہے اور وہ اس پر عمل نہ کرے۔ تو گنہگار نہ ہو گا۔ کیونکہ قرآن نے خیر کا لفظ استعمال کر کے اجتہاد ہم پر چھوڑ دیا ہے کہ جب تم سمجھو کہ تمہارے ورثہ میں مال کثیر ہے تب ضرور کہو۔ کہ میرے ورثا کو شریعت کے مقرر کردہ حصص کے مطابق ورثہ دیا جائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ ورثہ کا مسئلہ چونکہ ہر گھر اور ہر خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے تحقیق کے بعد اس پر ایک کتاب ضرور لکھ دینی چاہیئے۔ تا کہ جو شبہات اس مسئلہ کے متعلق پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں۔

ایک دوست نے ابی سینیا جانے کی اجازت طلب کی اور درخواست دعا کی۔ حضور نے ان کا جانا پسند فرمایا۔ خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی طرف سے تحریز پیش ہوئی کہ وہ اپنے لڑکے یعقوب اللہ کی شادی اپنے بھائی شیخ انعام اللہ صاحب ایم۔ اے کی لڑکی نصرت جہاں بیگم کے ساتھ کرنا چاہتی ہیں۔ حضور نے اس رشتہ کو پسند فرمایا۔

خاکسار غلام نبی

بعض جگہ قرآن مجید کا لہجہ متواتر اور متوازی اوزان پر چلتا ہے

۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ مئی ۱۹۴۶ء

قادیان ۶ ہجرت آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب مجلس میں رونق افروز ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ گوشت پوست کا گلا زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ اور پھر عورتیں بھی آواز نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے سُننے سے محروم رہتی ہیں۔ اس لئے لاؤڈ سپیکر کا جلدی انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا قرآن مجید کے حسن کے کئی پہلو ہیں ان میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ بعض جگہ پر قرآن مجید کی عبارت ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے موسیقار موسیقی کا فن ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر فن میں ملکہ عطا فرمایا ہے مگر ایک تصویر کا فن سمجھنے کی مجھے مہارت نہیں یا یوں کہہ لو کہ تصویر والوں کو ہی تصویر کھینچی نہیں آتی اور دوسرا موسیقی کا فن سمجھنے میں مجھے مہارت نہیں یا یوں کہہ لو کہ موسیقی والوں کو ہی یہ فن نہیں آتا بہرحال جہاں تک میں سمجھتا ہوں موسیقی کی بنیاد Accent لہجہ پر ہوتی ہے۔ اور اس فن کے ماتحت قرآن مجید نے بعض سورتوں کو ایسی صورت میں بیان کیا ہے کہ ان میں Accent برابر چلتا چلا جاتا ہے۔ اور جس طرح بین پر سانپ ناچنے لگتا ہے اسی طرح ماہر عربی دان قرآن مجید کے الفاظ کے حسن پر ناچنے لگ جاتا ہے۔

فرمایا میں ۳۳ سال سے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ والناس کسی خاص حکمت کے ماتحت پڑھتا چلا آتا ہوں اس عرصہ میں میرا ذہن کبھی اس طرف نہیں گیا مگر آج یکدم مجھے اس بات کا خیال آیا کہ سورۃ الفیل میں بھی خوبصورت Accent پایا جاتا ہے اور خدا تعالےٰ نے اس سورۃ کی ہر آیت کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ان میں ایک پیٹرن بنا دیا ہے جہاں سے دوسرا ٹکڑا ختم ہوتا ہے۔ اور اس سے قرآن مجید کے کلام میں ایک ایسا حسن پیدا ہو گیا ہے کہ اس حسن کلام کی نظیر محال ہے۔

فرمایا۔ بڑے بڑے لوگوں نے قرآن مجید کی فصاحت کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر اس مقابلہ میں ان کو شرمندہ ہونا پڑا۔

عشاء کی اذان کے بعد حضور بہائیوں کے متعلق گفتگو فرماتے رہے جس میں حضور نے بہائیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے متعلق ایک بنیادی اصل بیان فرمایا پھر فرمایا بہاء اللہ کی بیان کی ہوئی لیگ آف نیشنز کے مقابلہ میں میں نے بتایا تھا کہ قرآن مجید نے صرف لیگ آف نیشنز کا ہی نہیں بلکہ اس کے اصول کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زریں ارشادات

دین و دنیا کی کامیابی کے متعلق نصائح

ذیل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چند نہایت ہی قیمتی اقوال درج کئے جاتے ہیں۔ جن پر عمل کرنا اور کرانا اصلاح نفس کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور جن کو فراموش کرنا ایسے نقصان کا موجب ہے۔ جس کی تلافی ناممکن ہے

اقوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

(۱)

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اھان خمسۃ خسر خمسۃً من استخف بالعلماء خسر الدین ومن استخف بالامراء خسر الدنیا ومن استخف بالجیران خسر المنافع ومن استخف بالاقرباء خسر المودۃ ومن استخف باھلہ خسر طیب المعیشۃ

ترجمہ۔ منقول ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے اہانت کی پانچ چیزوں کی۔ نقصان پایا اس نے پانچ چیزوں کا جس نے استخفاف کیا علماء کا کھو دیا دین۔ جس نے استخفاف کیا امراء کا اس نے کھو دی دنیا۔ جس نے استخفاف کیا ہمسایوں کا اس نے کھو دیا منافع۔ جس نے استخفاف کیا اقرباء کا اس نے کھو دی مودۃ اور جس نے استخفاف کیا اپنی بیوی کا اس نے کھو دی زندگی کی خوشی۔

(۲)

قال النبی علیہ السلام سیاتی زمانٌ علیٰ امتی یحبّون خمساً وینسون خمساً۔ یحبّون الدنیا وینسون العقبیٰ ویحبّون الدّور وینسون القبور ویحبّون المال وینسون الحساب ویحبّون العیال وینسون الحور ویحبّون النفس وینسون اللّٰہ ھم منی براءٌ وانا منھم بریٌ

ترجمہ۔ فرمایا نبی علیہ السلام نے قریب ہے کہ آئیگا ایک زمانہ میری امت پر کہ دوست رکھیں گے پانچ چیزوں کو اور بھول جائینگے پانچ کو۔ دوست رکھیں گے دنیا کو اور بھول جائینگے عاقبت کو۔ دوست رکھیں گے گھروں کو اور بھول جائیں گے قبروں کو۔ دوست رکھیں گے مال کو اور بھولیں گے حساب کو۔ دوست رکھیں گے عیال کو اور بھولینگے حوروں کو۔ دوست رکھیں گے نفس کو اور بھولیں گے اللہ کو۔ وہ بری ہیں مجھ سے اور میں بیزار ہوں ان سے۔

(۳)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ نفرٍ یظلھم اللّٰہ یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ اولھم امامٌ عادلٌ وشابٌ نشأ فی عبادۃ اللہ تعالیٰ ورجلٌ ذکر اللّٰہ خالیاً ففاضت عیناہ دمعاً من خشیۃ اللہ تعالیٰ ورجل قلبہ متعلق بالمسجد اذا خرج حتیٰ یرجع الیہ ورجل تصدق بصدقۃ فلو تعلم شمالہ بما صنعت یمینہ ورجلان تحابا فی اللہ ورجلٌ دعتہ امراۃٌ ذات جمالٍ الیٰ نفسھا فابیٰ وقال انی اخاف اللہ تعالیٰ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے روایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سات قسم کے لوگ ہیں جن کو سایہ دے گا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ کے نیچے۔ جس دن کہ سوائے اس کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے اول بادشاہ عادل ہے۔ پھر ایسا نوجوان کہ نشوونما پائی اس نے اللہ تعالےٰ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالےٰ کو تنہائی میں اور بہائیں اسکی آنکھیں آنسو اللہ تعالےٰ کے خوف کی وجہ سے اور وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ جس وقت کہ اس سے نکلتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر اس میں جاتا ہے۔ اور وہ شخص کہ صدقہ دیتا ہے ایسے رنگ میں کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کہ کیا کیا اسکے دائیں ہاتھ نے (یعنی چپکے سے حاجت مند کی حاجت پوری کرتا ہے اور جتاتا نہیں) اور وہ دو شخص جو دوستی رکھتے ہیں آپس میں اللہ کی راہ میں اور وہ شخص کہ جسے بلائے اپنی طرف کوئی عورت صاحب جمال اور وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے۔ محمد احمد ثاقب واقف زندگی

پراسپکٹس مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کو متواتر مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو داخل کرنے کے لئے تحریک فرما چکے ہیں۔ مختلف جگہوں سے مدرسہ کے پراسپکٹس طلب کئے جا رہے ہیں۔ احباب کی واقفیت اور سہولت کے لئے پراسپکٹس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت اپنے بچوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مدرسہ میں داخل کر سکیں۔ چونکہ پڑھائی شروع ہو چکی ہے اس لئے جلد سے جلد لڑکے داخل کرانے چاہئیں۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

یادگار احمد

مدرسہ احمدیہ کے قیام کی اہمیت

اسی امر سے واضح ہے۔ کہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ تاکہ اس کے ذریعہ ایسے علماء دین پیدا کئے جائیں۔ جو تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کا فریضہ باحسن طریق ادا کر سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ مدرسہ اپنے قیام کی غرض کو پورا کر رہا ہے اور اس کے فارغ التحصیل علماء آج دنیا کے مختلف ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ اسلام کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے حالات وانقلابات کا جائزہ لے کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو مدرسہ احمدیہ کیطرف خاص طور پر متوجہ فرمایا ہے اور تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کیضرورت کے پیش نظر جماعت میں بار بار تحریک فرمائی ہے۔ کہ احباب اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کریں۔ تاکہ وہ تکمیل تعلیم کے بعد اسلام اور احمدیت کو اپنی خدمات پیش کر سکیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختلف مواقع پر اس بارہ میں فرمایا۔

نقطہ مرکزی

"مدرسہ احمدیہ تمہاری عملی جدوجہد کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور اس کی کامیابی پر اس امر کا فیصلہ ٹھہرا ہے کہ آئندہ سلسلہ کی تبلیغ جاری رکھی جاسکے گی یا نہیں"

(دیباچہ پراسپکٹس مدرسہ احمدیہ شائع شدہ ۱۹۲۰ء)

ہر خاندان کی ذمہ داری

پھر حضور فرماتے ہیں۔ "مدرسہ احمدیہ میں لوگ اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہر خاندان یہی سمجھتا ہے کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آجائینگے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے مونہہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون" (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

وقف اولاد

نیز فرماتے ہیں:۔ "اگر تم دین کیخاطر اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہوگے تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اسکے پاس نہیں رہتی۔ اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی تو وہ شیطان کی ہو جائیگی۔ اگر تمہاری اولاد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں اپنی جانیں نہیں دیگی۔ تو وہ ابلیس کے راستہ میں مریگی العیاذ باللہ" (خطبہ بیان فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۴۵ء)

الانذار

پھر حضور فرماتے ہیں "یاد رکھو اگر تم خدا تعالےٰ کے سامنے مونہہ دکھانے کے قابل بنکر جانا چاہتے ہو۔ اگر تم نہیں چاہتے۔ کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر کوئل تار ملا جائے۔ اگر تم نہیں چاہتے۔ کہ تمہیں ذلت اور نامرادی کا مونہہ دیکھنا پڑے

اور اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں قیامت کے دن تمام اگلی اور پچھلی نسلوں میں شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑے تو تمہیں اپنی ذمہ واریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے۔ اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہیئے.... پس اب وقت ہے کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اب وقت ہے کہ تم دنیاداری کی روح کو بالکل کچل دو ورنہ تمہارا وہ دعوے جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ ایک جھوٹ ہے۔ وہ ایک لاف ہے وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے۔ اور وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے"۔

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشادات کس قدر واضح ہیں اور حضور کی خواہش جماعت سے عیاں ہے اور کس قدر انذار ہے ان والدین کے لئے جو اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل نہیں فرماتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور اس کی خواہش کو پورا کر کے خدا کی رضا حاصل کریں۔ آمین

مدرسہ احمدیہ کے ضروری کوائف درج ذیل ہیں:۔

داخلہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مدرسہ میں انگریزی مڈل پاس طلبہ داخل کئے جاتے ہیں۔

فیس

اس مدرسہ میں تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ اور کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

وظائف

محنتی اور مستحق طلباء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظائف دیئے جاتے ہیں

تعلیم و نصاب

مدرسہ احمدیہ کا نصاب چار سالہ ہے اور مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم مع معمولی تفسیر۔ حدیث۔ ادب عربی۔ صرف۔ نحو۔ کلام و تاریخ۔ انگریزی

چار سالہ نصاب درج ذیل ہے

نام جماعت	قرآن کریم	ادب عربی	صرف	نحو	حدیث	کلام و تاریخ	انگریزی
جماعت اول	ترجمہ از ابتداء تا سورہ آل عمران	القراۃ الرشیدہ ۱ القراۃ الرشیدہ	کتاب الصرف الوب الصرف صرف میر	خلاصۃ النحو نحو میر	چہل حدیث نبراس المومنین	کشتی نوح و مضامین متعلقہ سلسلہ احمدیہ	چار سال میں میٹرک
جماعت دوم	ترجمہ قرآن از سورۃ نساء تا سورہ توبہ ختم	القراۃ الرشیدہ ۳ القراۃ الرشیدہ ۴	۱۔ زرادی ۲۔ دستور المبتدی ۳۔ قانونچہ	۱۔ ہدایۃ النحو ۲۔ قواعد اللغۃ العربیہ ۳۔ شرح مائۃ عامل	عمدۃ الاحکام	اربعین کامل و مضامین متعلقہ سلسلہ احمدیہ	
جماعت سوم	ترجمہ قرآن کریم از سورۃ یونس تا عنکبوت	قطف الازہار نصف اول حصہ نثر و نظم	امراح الارواح فصول اکبری نصف اول	کافیہ نصف اول الفیہ نصف اول اجرامیہ	بلوغ المرام	سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی و مولوی عبدالکریم صاحب	
جماعت چہارم	ترجمہ قرآن کریم ختم مع تفسیری نوٹ حضرت خلیفہ اول	قطف الازہار نصف آخر مطالع استغناء عربی و قصائد احمدیہ	فصول اکبری نصف ثانی تہذیب التوضیح حصہ صرف	کافیہ نصف ثانی الفیہ نصف آخر تہذیب التوضیح حصہ نحو	ریاض الصالحین نصف اول	معلومات عامہ کیلئے خزینۃ العلوم سید الانبیاء مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ	

حافظ کلاس } مدرسہ احمدیہ کے ساتھ حفاظ پیدا کرنے کے لئے بھی ایک جماعت ہے جس میں قرآن کریم کے حفظ کرانے کا انتظام ہے

سٹاف مدرسہ احمدیہ } اس وقت مدرسہ احمدیہ کے سٹاف میں چھ اساتذہ ایک قاری اور ایک ہیڈ ماسٹر ہے۔ جن میں پانچ اساتذہ مولوی فاضل اور ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیں۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

نمبر شمار	نام اساتذہ کرام	قابلیت	عہدہ
۱	مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل	مولوی فاضل او۔ ٹی	ہیڈ ماسٹر
۲	مولوی عبدالاحد صاحب	مولوی فاضل فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ	عربی مدرس
۳	ماسٹر غلام حیدر صاحب	بی۔ اے۔ بی۔ ٹی	انگریزی مدرس
۴	مولوی عطاء الرحمٰن صاحب	مولوی فاضل و فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ	عربی مدرس
۵	مولوی شریف احمد صاحب امینی	مولوی فاضل و فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ الف۔ اے	دینیات و عربی مدرس
۶	مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری	" " " "	عربی مدرس
۷	مولوی محمود احمد صاحب	مولوی فاضل و فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ	عربی مدرس
۸	حافظ شفیق احمد صاحب	قاری	استاد حافظ کلاس

بورڈنگ } سکول کے ساتھ ہی اس کا اپنا بورڈنگ ہے جس میں طلباء کے قیام کا نہایت ہی تسلی بخش انتظام ہے۔ بورڈنگ کا اپنا کچن ہے۔ جس میں تحریک جدید کے ماتحت ایک ہی کھانا دیا جاتا ہے۔ جس کا اوسط خرچ موجودہ وقت میں قریباً دس گیارہ روپے ماہوار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک روپیہ بورڈنگ کی فیس ہے۔ اور متفرق اخراجات ملا کر پندرہ بیس روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ بورڈران کے ماہوار اخراجات کے حسابات ان کے والدین کو بھجوائے جاتے ہیں۔ طبی امداد کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔

بورڈنگ سٹاف } بورڈنگ میں ایک سپرنٹنڈنٹ اور تین ٹیوٹر ہیں۔ بورڈران کی روحانی تعلیمی۔ اخلاقی اور جسمانی حالت کی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے۔ چنانچہ ورزش جسمانی کے لئے فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی وغیرہ کھیلوں کا انتظام ہے اور مختلف مضامین پر تقاریر کی مشق کروائی جاتی ہے۔

خاکسار عبدالرحمٰن ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں"۔

کیا آپ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو اب بھی موقعہ ہے کہ پچھلی غفلت اور سستی کو دور کر کے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل شروع کر دی جائے کیونکہ وہ جماعت جو اپنے امام کے تمام احکام کی تعمیل نہیں کرتی وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔

مہتمم وقار عمل

امتحان تبلیغ ہدایت

بہت کم مجالس کی طرف سے امیدواران امتحان "تبلیغ ہدایت" کے نام موصول ہوئے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد نام ارسال کریں۔ امتحان ۲ جون کو ہوگا۔ اس کے لئے کتاب مذکور کے پہلے ۱۲۵ صفحات بطور نصاب مقرر ہیں۔ قائدین کوشش کریں کہ ہر خادم کے پاس اپنی الگ کتاب ہو۔ کیونکہ یہ کتاب سال کے تین امتحانوں میں کام آئے گی۔ نیز تبلیغی اغراض کے لئے بھی خدام کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سماٹرا میں آٹھ سال تبلیغ اسلام کرنیکے بعد واپسی

کلکتہ سے قادیان تک کا سفر!

(۲)

کلکتہ میں قیام

کلکتہ میں سب سے پہلے برادر محترم دوست محمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پھر دار التبلیغ کلکتہ میں پہنچے۔ وہاں خواجہ صاحب کو ملا بڑے شریف۔ اور خوش مزاج انسان ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے انہوں نے مجھے سب سے اول تفسیر کبیر جزء دوم کی زیارت کرائی۔ جس کے بعض حصے پڑھے۔ دوسرے دوستوں سے بھی ملاقات کی۔ اتفاق کی بات ہے جب میں کلکتہ پہنچا۔ تو مکرم دوست احمد نور محمد صاحب زنگولی بھی وہیں تھے۔ بڑے مخلص اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے عشق رکھنے والے ہیں۔ ان سے مشورہ ہوا۔ کہ ہم بروز بدھ ۲۴ را پریل روانہ قادیان ہو جائیں۔ مگر بعض دوستوں نے زور دیا۔ کہ یہاں جمعہ تک ٹھہریں۔ اور تجویز یہ ہوئی۔ کہ ہم جمعہ کے دن بذریعہ کلکتہ میل قادیان روانہ ہوں۔ اس کے متعلق حضور پر نور اور مکرمی مولوی عبد المغنی صاحب کی خدمت میں اطلاع کر دی گئی۔

ایک انڈونیشن سے ملاقات!

۲۵ اپریل کی شام کو جب کہ میں بازار سے اپنی لڑکی صادقہ بیگم کے ساتھ واپس آرہا تھا۔ ایک انڈونیشن اپنا قومی راگ گاتا ہوا سنائی دیا۔ میں نے اپنی بیٹی سے کہا۔ سنو تو کیا یہ شخص سماٹری زبان میں راگ گا رہا ہے۔ میری بیٹی جو ملایا زبان بھی جانتی ہے۔ کہنے لگی۔ ہاں اباجان! یہ ملایا زبان کا راگ ہے۔ میں نے اسے ملایا میں کہا۔ "آؤ ذرا اس آدمی سے بات چیت کریں" سو ہم اس کی طرف بڑھے اور السلام علیکم کے بعد اس سے بات چیت شروع کی۔ وہ ہماری باتوں کو سن کر اول تو حیران سا ہوا۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا۔ کہ ہم سماٹرا سے آرہے ہیں۔ تو اس کی حیرت خوشی سے بدل گئی۔ میرے پوچھنے پر اس نے کہا۔ کہ یہاں میں ہی نہیں۔ بلکہ میرے اور ساتھی بھی ہیں۔ ہم نے یہاں ایک انڈونیشن کلب قائم کی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا آپ لوگوں کو خرچ کہاں سے ملتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہم ڈچ جہاز میں کام کرتے تھے۔ ہمارے افسر نے چاہا کہ وہ ہمیں واپس انڈونیشیا پہنچا دے۔ مگر وزیر اعظم انڈونیشیا سوتن شہریر (Sutan Sharir) کا یہ پیغام سن کر کہ جتنے انڈونیشین بیرونی ممالک میں رہتے ہیں۔ وہ امن قائم ہونے سے پہلے انڈونیشیا سے باہر ہی رہیں ہم نے اپنے وطن واپس جانے سے انکار کر دیا ہے اس لئے ہماری خرچ کی ذمہ وار ڈچ حکومت ہے۔ آخر میں پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا مسلم لیگ ہمیشہ اپنی آڑ بناتی ہے۔ اور مذہب کو سیاسیات میں ملا کر تفرقہ پیدا کرتی ہے۔ مگر اس کے مقابل کانگرس قومیت کو اہمیت دیتی ہے۔ اور مذہب کو آزادی کے راستہ میں روک بنانا نہیں چاہتی

اس نے جب یہ سوال پیش کیا۔ تو مجھے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کا مضمون یاد آگیا۔ اور اسی وقت حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے ہوئے میں نے اس کے سامنے وہی نظریہ پیش کیا۔ جو آپ نے اپنے مضمون میں پیش فرمایا ہے۔ کہ مسلمان اقلیت میں ہیں اور ہندو اکثریت میں گو ہندو اپنے مذہب کو پیش نہیں کرتے۔ مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ ہندو اکثریت خود ہندو ازم کے غلبہ کی ضامن ہے۔ مگر مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اور سب سے پیاری چیز ان کے لئے مذہب اسلام ہے۔ اس لئے وہ حتی الوسع یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس انقلاب میں کہیں کوئی ہو بیا فیصلہ نہ ہو جائے۔ جو اسلام کو کچل کر رکھ دے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب کہ مسلمانوں کے حقوق کو جیسا کہ چاہیئے۔ اکثریت تسلیم کرے۔ گویا مسلمانوں کو اقلیت ہونے کی وجہ سے اسلام کی حفاظت کی خاطر مجبوراً مذہب کو سامنے لانا پڑتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ مسلمان آزادی کے خواہاں نہیں۔ بلکہ صرف یہ ہیں۔ کہ مسلمان اپنے حقوق کی پوری حفاظت چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں میں نے اس پر بھی یہ واضح کرنے کی کوشش کی۔ کہ ہندو لیڈر اپنے لیکچروں میں صاف صاف کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے میں نے انہیں "ہندو راج کے منصوبے" مصنفہ جناب فضل حسین صاحب دینے کا وعدہ کیا۔ اور تحریک کی۔ کہ ہمارے دار التبلیغ کلکتہ میں آیا کریں۔ اس نے کہا کہ آپ کل ہمارے ہاں آئیں تو پھر ہم آپ کے ہاں جائیں گے۔ دوسرے دن میں مع مولوی محمد سلیم صاحب ان کے ہاں گیا۔ اور ساتھ ہی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" بزبان انگریزی لے گیا۔ جو ان کو دی گئی۔ تھوڑی دیر بیٹھنے اور گفتگو کرنے کے بعد مع ۷۔۸ جاوی دوستوں کے دار التبلیغ میں آئے۔ وہاں انہیں چائے پلائی۔ اور نصف گھنٹہ ملاقات کے بعد وہ واپس گئے۔

شکریہ احباب!

اس عرصہ میں حضرت میرزا ظفر احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ۔ چوہدری انور احمد صاحب میاں دوست محمد صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ شیخ محمد عمر صاحب۔ خواجہ صاحب اور دیگر دوست (جن کے نام بھولتا ہوں) جس محبت اور اخلاص سے پیش آئے۔ اس کا اجر صرف خدا تعالیٰ ہی انہیں دے سکتا ہے میں تو ان کے لئے زبانی شکریہ اور دعا کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ ان کے مال و جان اور سب سے بڑھ کر ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ اپنی نعمتوں سے مالا مال کرے

قادیان کو روانگی

خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ دو چار دن کلکتہ میں کیسے گزرے۔ دل میں تڑپ تھی۔ کہ جلد از جلد قادیان پہنچکر اپنے آقا کی ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ ۲۶ را پریل بوقت شام ہم دار التبلیغ سے ہاوڑہ اسٹیشن کو روانہ ہوئے ہمارے ساتھ مکرمی مولوی محمد سلیم صاحب۔ میاں بدر الدین صاحب میاں مبارک دین صاحب تھے اور دیگر دوست مثلاً خواجہ صاحب اور بھائی دوست محمد صاحب بھی آپہنچے۔ گاڑی پلیٹ فارم پر آئی تو اس قدر ہجوم تھا۔ کہ خدا کی پناہ! بڑی دوڑ دھوپ کے بعد جگہ ملی۔ خدا تعالیٰ کا شکر کیا۔

رات کو کچھ سونے کا موقع مل گیا۔ صبح اٹھا۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور پڑھ کر خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوا۔ گاڑی بہت لیٹ ہو چکی تھی۔ ہمارے چھوٹے سے کمرے میں بہت سا جمگھٹا تھا۔ بعض لوگوں نے مجھ سے مختلف سوالات کرنے شروع کئے۔ پہلے تو انڈونیشیا کے سیاسی حالات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور آخر احمدیت تک آپہنچی۔ لکھنؤ کے ایک سوداگر ایک چھوٹی دوست کے ساتھ پنجاب آرہے تھے۔ انہوں نے مختلف سوالات کے اثناء میں مجھ سے نماز اول سے لیکر آخر تک سنی۔ اور پھر یقین کیا۔ کہ احمدیوں کی نماز وہی اسلامی نماز ہے دوسرے لوگ بھی اس سوال و جواب پر غور کرتے رہے دوسرے دن صبح کے وقت گاڑی پنجاب کے صوبہ میں داخل ہوتی نظر آئی۔ خوشی ہوئی گاڑی لیٹ ہوتی چلی گئی۔ اور ہم تین بجے دن کے امرتسر پہنچے

امرتسر اسٹیشن پر

امرتسر اترے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ میرے نسبتی بھائی عزیز ڈاکٹر عبد اللہ اور عزیز عبد الرشید اور خالہ صاحبہ مکرمہ مع دیگر عزیزوں کے موجود ہیں۔ مدت سے چھوٹے ہوئے عزیزوں کو دیکھ کر آنکھیں پر نم ہو گئیں۔ اچانک یہ خبر ملی۔ کہ والد ماجد آج ہی طوفان میل کے ذریعہ امرتسر تشریف لائے ہیں۔ ان سے معانقہ اور مصافحہ کیا۔ دعائیں لیں اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ گاڑی لیٹ ہو جانے کی وجہ سے قادیان کو جانے والی گاڑی نکل چکی ہے صدمہ ہوا۔ اسی فکر میں تھے۔ کہ کیا کیا جائے میری طبیعت اور بچوں کی طبیعت بھی قدرے ناساز تھی۔ اتنے میں مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب تشریف لے آئے۔ ان سے مشورہ کر کے فیصلہ ہوا۔ کہ آج رات امرتسر میں قیام کیا جائے۔ مکرمی ڈاکٹر صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب نے جنرل پوسٹ آفس جا کر ٹیلیفون کے ذریعہ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطلاع دینے کی کوشش کی۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ ٹیلیفون کی لائن خراب ہے

پھر پوسٹ ماسٹر صاحب کے یقین دلانے پر کہ تار آج ہی قادیان پہنچ جائے گا۔ بذریعہ اکسپریس تار حضور پر نور کی خدمت میں اطلاع دی گئی۔ مگر معلوم ہوا کہ تار اس دن نہیں پہنچا۔ ہمیں مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب اپنے دولت خانہ پر لے گئے۔ اور بڑے خاطر تواضع سے پیش آئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

صبح ہوئی تو مکرمی بہادل شاہ صاحب اور دو تین اور دوست تشریف لائے مختلف امور میں مدد فرمائی خدا تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے

قادیان کو روانگی

بروز سوموار ۲۹ر اپریل قریب ۱۲ بجے گاڑی امرتسر سے قادیان کو روانہ ہوئی میرے دل کی کیا کیفیت تھی وہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جوں جوں گاڑی یہ سفر طے کرتی چلی جاتی۔ میرے دل میں رقت اور خوشی بڑھتی جاتی۔ جب گاڑی بٹالہ سے قادیان کی لائن پر چڑھی تو اس وقت عالم رقت کا حال صرف خدائے عالم الغیب کو ہی معلوم ہے۔ میرے اردگرد بیٹھنے والے اپنی باتوں میں مشغول تھے مگر میں خاص خیالات کی رو میں بہ رہا تھا گاڑی وڈالہ سے گذر کر نہر عبور کر رہی تھی کہ مجھے منارۃ المسیح دکھائی دیا۔ میں نے اپنے دوستوں سے عرض کیا آیئے ہاتھ اٹھائیں اور دعا کریں۔ سو ہم نے دعا شروع کی۔ کہ اے دنیا کے مالک اے قادر مطلق خدا! تیرا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھے معہ اہل و عیال ہزار ہا میل دور سے خیریت سے اس پاک بستی تک پہنچایا جہاں سے سارے جہان کے لئے نور چمکا۔ تو اس نور کو دنیا میں پھیلایا اور اس کے پھیلانے میں ہمیں بھی کچھ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور جیسا کہ تیرے مامور اور مسیح پاک کا مطمح نظر تھا کہ ہماری زندگیوں میں انقلاب پیدا کرے۔ ہمیں پاک زندگی عطا فرما۔ اور اپنا بندہ درگاہ بنا۔ دعا ختم کی اور قادیان کو بنظر غور دیکھنے لگا۔

قادیان میں آمد

گاڑی ڈیڑھ بجے قادیان دارالامان کے اسٹیشن میں داخل ہو رہی تھی۔ کہ میرے آنسو ٹپک رہے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ سینکڑوں ہزاروں آدمی اسٹیشن پر میری خاطر کھڑے ہیں۔ بہت شرم محسوس کی دل میں کہا میں تو اس اعزاز کا ہرگز مستحق نہیں تھا۔ حاضرین میں سے اکثر ایسے بزرگ بھی تھے۔ جن کی خدمت اور غلامی میرے لئے باعث فخر ہے گاڑی کھڑی ہوئی تو سب سے پہلا انسان جس نے مجھے السلام علیکم کہا اور مجھے گلے لگایا میرے محترم برادر مولانا ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری تھے۔ اللہ دتا کا نام یاد کر کے میں نے کہا واقعی یہ سب فضل و کرم خدا تعالےٰ نے کا دیا ہوا ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اور بے ساختہ میرے منہ سے آواز نکل گئی کہ "میرے آقا کہاں ہیں"۔ میں اس قابل نہیں کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی تکلیف گوارا فرمائیں مگر زبان کو تھام نہ سکا اور فرط محبت کی وجہ سے یہ آواز نکل ہی گئی۔ اور خدا تعالےٰ نے میری درد بھری آواز سن بھی لی۔ کہ میرے آقا مجھے راستہ میں میری طرف آتے ہوئے مل گئے۔ پھر کیا تھا۔ حضور کے گلے لگ گیا اور حضور پر نور نے جو میرے لئے دعائیں فرمائیں انہیں حضور کی دھیمی آواز میں سنتا رہا۔ آخر حضور پیدل شہر تشریف لائے۔ اور خاک رہی بھی ساتھ تھا مسجد مبارک کے قریب سے حضور پُر نور گھر تشریف لے گئے اور میں نے خدا تعالےٰ کے حضور اظہار تشکر کے لئے مسجد میں دوگانہ ادا کیا پھر ظہر کی نماز پڑھ کر اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کی قبور کی زیارت اور دعا کیلئے مقبرہ بہشتی گیا۔ وہاں دعا کرنے کے بعد اپنے مکرم و محترم بزرگ قاری یٰسین صاحب کی قبر پر جا کر دعا کی اور وہاں سے واپس دار السعتہ پہنچا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

بندہ نوازی پر دعا اور شکریہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس بندہ نوازی کے زیر نظر میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے ہمارے قادر خدا! ہمارے آقا کو ہر قسم کی نعمتوں سے نواز۔ اور آپ کے ہاتھوں احمدیت کو دنیا میں خارق عادت غلبہ عطا فرما۔ اور حضور پر نور کی صحت کاملہ عطا فرما۔ اور ہم پر اور حضور پر نور کا سایہ رکھ۔ پھر حضور پر نور کے دشمنوں کی آنکھوں کو کھول کہ وہ بھی اس نور سے حصہ لے سکیں جو ہمارے آقا کے ذریعہ دنیا میں نازل ہو رہا ہے

میں اپنے تمام بزرگوں اور دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں اور میری تکالیف کو اپنی تکالیف سمجھ کر میرے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہے۔ اسی طرح میں اپنے برادر محترم مولوی محمد عبد الکریم صاحب فاضل ابن مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مرحوم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے سماٹرا میں ہمیشہ بڑی ہمدردی اور پھر واپس آ کر میرے لئے ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کے دیگر بزرگوں اور دوستوں سے خاص طور پر تعاون فرمایا۔ مگر اس ... فقط۔ طالب دعا محمد صادق مبلغ سماٹرا وارد قادیان

آپ کے بھلے کی بات!!

اگر آپ کمزور دُبلے پتلے لاغر ہر وقت تھکے ماندے رہتے ہیں۔ اور آپ کا چہرہ نقاہت کا آئینہ دار اور زرد ہے۔ گرمی کی بڑھتی ہوئی شدت سے جی گھبراتا ہے تو آج ہی

"ٹھنڈک"

کا استعمال شروع کر دیں۔ یہ دواء انشاء اللہ آپ کو موسم گرما کی تمام امراض سے محفوظ رکھے گی۔

قیمت۔ خوراک تین ہفتہ ۳ روپے ۱۲-۰ دو ہفتہ ۲-۸-۰ ایک ہفتہ ۱-۴-۰ علاوہ محصولڈاک

منیجر دواخانہ مرہم عیسےٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے ہی طلب کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵ اپریل ۱۹۲۶ء سے مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے سرینگر براستہ راولپنڈی کے لئے ہر درجہ کے ریل۔ کم۔ روڈ یکطرفہ ٹکٹ مل سکتے ہیں۔

انبالہ چھاؤنی دہلی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ حیدرآباد سندھ۔ جالندھر چھاؤنی کراچی چھاؤنی۔ کراچی شہر۔ لاہور۔ لائلپور۔ میرٹھ چھاؤنی۔ ملتان چھاؤنی پشاور چھاؤنی۔ سہارنپور اور سکھر۔

مذکورہ بالا اسٹیشنوں سے سری نگر کے لئے براستہ جموں توی ٹکٹ جاری کرنے کا انتظام بھی یکم مئی ۱۹۲۶ء سے کر دیا گیا ہے۔

مسافر سری نگر ایک راستہ سے جا کر اگر چاہیں تو دوسرے رستہ سے واپس آسکتے ہیں۔ اور ریل۔ کم۔ روڈ ٹکٹ مذکورہ بالا اسٹیشنوں کے لئے میسرز این۔ ڈی۔ رادھا کشن اینڈ سنز این ڈبلیو آر۔ آؤٹ ایجنسی سری نگر سے مل سکتے ہیں۔

مزید تفاصیل جنرل منیجر (کمرشل) یا متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جنرل منیجر (کمرشل)

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کی جملہ ایام (ماہواری) کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھپن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲ روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

بے حد مفید

بجائے دو روپے آٹھ آنے کے دس روپے ارسال ہیں

جناب گیانی مالک چند صاحب ایم اے سیکرٹری انڈین نیشنل پکچرز لمیٹڈ بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا سرمہ بہت ہی مفید ثابت ہوا لہذا دس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں ایک شیشی اور بھیج دیجئے۔ سب تسلیم کرتے ہیں کہ ضعف بصر۔ ککرے جلن پھولا جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی رتوندا (شبکوری) ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۴-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نمازہ مترجم بڑی سائز	۰-۳-۰
ہر ایک کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہاں میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۱-۴-۰
	۵-۰-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ مع ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔ ۲/۸/ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی۔

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

خوشخبری

ہمارے پاس تازہ مال مندرجہ ذیل اشیاء کا مختلف قیمتوں کا آگیا ہے۔ دوکاندار صاحبان منگواکر فائدہ اٹھائیں:

(۱) جیبی و کلائی والی مختلف ڈیزائن کی گھڑیاں Jewels & Cylinder (A) with & without Radium (B) Silver & Gold Plated سلنڈرز و جیولز والی

(۲) دھوپ میں آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی عینکیں (Goggles)

(۳) فونٹین پن (Fountain Pens)

نوٹ:۔ سٹاک محدود ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ انتظار کرنا پڑے گا۔

The Master Traders Tawshed
Phiroze Mahal 3rd Floor Room No 24
Ibrahim Rahmatulla Road Bombay 3

درخواست دعا

بندہ تقریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میری صحت کے متعلق مختلف ہے۔ لہذا کچھ تحکمانہ تکلیف بھی درپیش ہے۔ احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے مجھے صحت کاملہ عطا کرے اور دیگر تحکمانہ تکالیف سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ عاجز پیر فیروز الدین احمدی۔ ۱۶ پنجاب رجمنٹ سیالکوٹ چھاؤنی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور۔ ۵ رمئی۔ آٹھ گھنٹہ کی طویل بحث کے بعد پنجاب پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے ۱۵ اور ۳ ووٹوں کے تناسب سے لاہور کارپوریشن میں ہندو اور سکھ نشستوں کیلئے ضمنی انتخاب لڑنے کا فیصلہ کر دیا ہے

پریٹوریا ۵ رمئی۔ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ حکومت ہند نے تجارتی معاہدہ کے ختم ہونے کا نوٹس دیدیا ہے۔ اس لئے ۲۴ رجون کے بعد ہندوستان سے جنوبی افریقہ جانے والے مال پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

بغداد ۵ رمئی۔ بغداد میں تمام سیاسی جماعتوں کا ایک مرکز قائم ہوا ہے۔ جو دفاع فلسطین کیلئے قومی طاقت کو منظم کرے گا اس سلسلہ میں حکومت عراق دوسری عرب حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے۔ امریکہ کے نمائندہ نے تمام امریکنوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے محتاط رہیں تاکہ کوئی ناخوشگوار حادثہ رونما نہ ہو

طہران ۵ رمئی شاہ ایران کی کونسل کے ایک سابق ممبر مرزا خان رشتی کو وزیر اعظم ایران کے حکم پر گرفتار کر لیا گیا ہے اس پر حکومت کے خلاف تخریبی کارروائی کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے

لندن ۵ رمئی ہندوستانی کرکٹ ٹیم اور ووسیسٹر ٹیم میں پہلا میچ شروع ہو گیا ہے شام تک ووسیسٹر ٹیم نے ۱۷۲ رنز کئے ہیں۔ اور اس کے ۸ کھلاڑی آؤٹ ہو چکے ہیں

بمبئی ۵ رمئی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی حالت انتہائی طور پر نازک ہو گئی ہے۔ آپ مکمل طور پر بے ہوش ہیں۔ اور آپ کی جان نہائیت تیزی کے ساتھ ٹوٹ رہی ہے

لاہور ۵ رمئی۔ کانگرسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ شملہ کانفرنس زیادہ سے زیادہ چار دن اور کم از کم چار گھنٹے میں ختم ہو جائے گی۔ اس کے برعکس وزارتی مشن کے سرگرم ممبر سر سٹیفورڈ کرپس کی رائے ہے کہ کانگرس اور لیگ سمجھوتے میں بالکل معمولی کسر رہ گئی ہے۔ اور ان دونوں میں اختلافات زیادہ طویل نہیں ہیں۔

کلکتہ ۵ رمئی۔ برما گورنمنٹ نے آزاد ہند بنک سے متعلقہ ۱۱ اصحاب کی گرفتاری کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ ان میں سے پانچ رنگون میں ہیں۔ پانچ ہندوستان میں اور ایک ملایا میں ہے۔

نیویارک ۵ رمئی۔ برطانیہ نے شام اور لبنان سے فوجیں نکالنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ ۳۰ جون تک دونوں ملک برطانوی فوجوں سے بالکل خالی ہو جائیں گے۔

مدراس ۵ رمئی۔ آزاد ہند فوج کی کرنیل لکشمی کے واپس مدراس آنے پر مدراس کارپوریشن نے ایڈریس پیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن کرنیل لکشمی نے ایڈریس منظور کرنے سے اس بنا پر انکار کر دیا ہے۔ کہ ایڈریس پیش کرتے وقت کارپوریشن کی بلڈنگ پر یونین جیک لہرا رہا ہوگا۔

لندن۔ ۵ رمئی۔ انڈین فوڈ ڈیلیگیشن کے ہندوستانی ممبر نے پریس کانفرنس میں امریکنوں پر ہندوستان کی غذائی صورت حالات کے متعلق لاپرواہی برتنے کا الزام لگایا۔ آپ نے کہا۔ کہ امریکہ ہندوستان کی مدد کرنا ہی نہیں چاہتا۔ امریکہ نے اس وقت تک ایک اونس اناج بھی مہیا نہیں کیا۔ کیونکہ اسے جاپان فلپائن وغیرہ ممالک جن پر اس کا کنٹرول ہے زیادہ اہم دکھائی دے رہے ہیں۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ ہندوستانی قحط کے عادی ہو چکے ہیں

نئی دہلی ۵ رمئی۔ آزاد ہند فوج کے کرنیل ڈھلوں کل شملہ جا رہے ہیں۔ وہاں آپ گاندھی جی۔ پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کریں گے۔

پیرس ۵ رمئی چار بڑے بڑے ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں روسیوں کے اٹلی سے تاوان لینے کے مطالبہ پر ڈیڈلاک پیدا ہو گیا ہے۔ روسی نمائندہ نے صاف صاف کہدیا ہے۔ کہ ہمارا مطالبہ کم از کم ہے ہم اس سے نیچے جانے کو تیار نہیں۔ امریکہ کا خیال ہے۔ کہ اس مطالبہ کو منظور کر لینے کی صورت میں اٹلی کی مالی حالت پر بہت برا اثر پڑیگا

لاہور ۵ رمئی۔ ذمہ دار اکالی حلقوں کا بیان ہے کہ لاہور کارپوریشن کی نامزدگیوں کے متعلق اکالی پارٹی کا مطالبہ پنجاب کی کولیشن وزارت نے منظور نہیں کیا۔ عین ممکن ہے۔ کہ اس سوال پر اکالی کولیشن پارٹی سے علیحدہ ہو جائیں اور اس طرح پنجاب کی موجودہ وزارت ٹوٹ جائے۔

دہلی ۵ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے وائسرائے ہند سے کانگرس سوشلسٹ پارٹی پر سے پابندی اٹھانے کا مطالبہ کیا تھا لیکن سوشلسٹ پارٹی کی تازہ سرگرمیوں کے پیش نظر گورنمنٹ ہند نے اس مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے۔

ملتان ۵ رمئی۔ آج ملتان میں کوئی ناخوشگوار واقع رونما نہیں ہوا۔ تاہم ہڑتال بدستور جاری ہے۔ اور عوام میں دہشت پھیلی ہوئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے فساد زدہ رقبے کا دورہ کیا

نورمبرگ ۵ رمئی۔ بین الاقوامی جنگی ٹریبونل کے روبرو نازی پارٹی کے ایک لیڈر نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر کے طاقت میں آنے کی ذمہ داری غیر ملکی اقوام پر ہے ۳۵ء کے بعد غیر ملکی طاقتوں نے اپنے اعلیٰ فوجی ماہر جرمنی بھیجے تھے۔ اس سے ہٹلر دنیا اور خاص کر جرمن قوم کی نظروں میں بہت اونچا ہو گیا تھا۔